نمبر ۲ | ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق یکم جولائی بوقت ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛؛

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت چند روز سے کسی قدر ناساز ہے۔ احباب دردِ دل سے صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جناب حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو لکھنؤ کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ کیا گیا ہے ؛؛

مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل مدیر معاون الفضل کے ہاں ۳۰۔ جون کو لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

کسی تقریب پر لوگوں کی دعوت کرنا

فرمایا۔ "اللہ تعالےٰ نے جو کچھ قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے وہ بالکل واضح اور بین ہے۔ اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے عمل سے کر کے دکھا دیا ہے۔ آپ کی زندگی کامل نمونہ ہے لیکن باوجود اس کے ایک حصہ اجتہاد کا بھی ہے۔ جہاں انسان واضح طور پر قرآن شریف یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی کمزوری کی وجہ سے کوئی بات نہ پا سکے۔ تو اس کو اجتہاد سے کام لینا چاہیئے۔ مثلاً شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے۔ اگر اس کی غرض صرف یہی ہے۔ کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جائے۔ تو یہ ریاکاری اور تکبر کے لئے ہو گی۔ اس لئے حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اس نیت سے کہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کا عملی اظہار کرے اور مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر عمل کرنے کے لئے دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے۔ تو یہ حرام نہیں۔ پس جب کوئی شخص اس نیت سے تقریب پیدا کرتا ہے۔ اور اس میں معاوضہ ملحوظ نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا غرض ہوتی ہے۔ تو پھر وہ ایک سو نہیں۔ خواہ ایک لاکھ کو کھانا دے منع نہیں۔ اصل مدار نیت پر ہے۔ نیت اگر خراب اور فاسد ہو۔ تو وہ ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے" (الحکم ۱۰۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

خانصاحب منشی برکت علی صاحب رخصت پر

خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی نائب ناظر بیت المال ساڑھے تین ماہ کی رخصت پر کشمیر جا رہے ہیں۔ خانصاحب موصوف نے چالیس سال سرکاری سروس کے زمانہ میں شملہ میں گزارے ہیں۔ اب موسم گرما میں سرد مقام سے باہر رہنے میں سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے مجبوراً ان کو رخصت پر پہاڑ پر جانا پڑا۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد شفیع دفتری اسسٹنٹ جڑانوالہ۔ (۲) سید اختر احمد صاحب اریبوی کی جو صوبہ بہار کے ایک لائق اور ہونہار احمدی ہیں۔ اور تبلیغ کا خاص جوش رکھتے ہیں طبیعت ان دنوں خراب ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار شکیل احمد۔ (۳) قاضی عطا محمد صاحب یاسی۔ ریاست کشمیر کے والد صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ (۴) خاکسار کی اہلیہ نسوانی عوارض میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار سید غلام رسول۔ سونگھڑہ (۵) حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی بڑی لڑکی ایک عرصہ سے بیمار اور ان دنوں پٹنہ میں زیر علاج ہیں جناب دعائے صحت فرمائیں۔ والسلام خاکسار فضل الدین۔ پٹنہ

اعلان نکاح

(۱) ۱۸ جون ۱۹۳۴ء کو سید عبدالباری صاحب ولد مولوی رسول بخش صاحب ساکن سرائے کا نکاح اکرم النساء خاتون صاحبہ بنت منشی نسیم الدین صاحب کے ساتھ ایک ہزار دو سو روپیہ مہر پر مولوی سید عبدالسلام صاحب نے بمقام کوپالی پور پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار سید محمد زکریا رسول پور (۲) ۱۹ جون ۱۹۳۴ء کو شیخ محمد علی صاحب ولد شیخ جواہر علی صاحب ساکن ضلع پالاماؤ کا نکاح جمیلہ خاتون دختر [illegible] کے ساتھ پانسو روپیہ مہر پر قریشی محمد حنیف صاحب نے بمقام سرلو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار سید محمد زکریا۔ رسول پور (۳) ۱۲ جون سردار محمد ولد محمد عظیم صاحب ساکنہ لائل پور کا نکاح حفیظہ بیگم بنت عبدالسبحان صاحب احمدی گوجرہ منڈی کے ساتھ مبلغ پانچصد روپیہ حق مہر پر جس میں سے مبلغ چارصد بصورت زیورات بموقع نکاح ادا کیا گیا۔ مولوی نذر حسین صاحب مولوی فاضل لائلپوری نے پڑھا۔ خاکسار غلام حسین۔ گوجرہ

(۴) محترمہ امۃ الحق صاحبہ بنت بابو عبدالغنی صاحب انبالہ شہر کا نکاح ۱۸ جون ۱۹۳۴ء کو محمد مستقیم صاحب بی اے ایل ایل بی کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ تین صد روپیہ مولوی سعد اللہ شاہ صاحب نے پڑھا۔ خاکسار بشیر احمد از انبالہ شہر۔

ولادت

(۱) میرے ہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ۱۵ جون ۱۹۳۴ء کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اسے دین کا خادم بنائے۔ اور عمر طویل عطا کرے۔ خاکسار شیخ عبدالغنی ہادی (۲) میرے ہاں ۱۷ جون ۱۹۳۴ء کو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا اس کی عمر میں برکت دے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار عنایت اللہ خان۔ الہ آباد (۳) خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے ہاں لڑکی عطا فرمائی ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز عطا کرے۔ اس سے قبل میرے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ خاکسار منظور حسن از کمالیاں ضلع لائلپور (۴) میری ہمشیرہ کے ہاں خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار ڈاکٹر محمد حکیم خان۔ کان پور۔

دعائے مغفرت

میری اکلوتی بیٹی ۳۰ مئی ۱۹۳۴ء کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالقادر خان۔ بہاولپور شہر (۲) راجہ محمد یعقوب خان صاحب احمدی کی اہلیہ ۱۷ ماہ صفر ۱۳۵۳ھ کو فوت ہو گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار راجہ غلام احمد ملک ایریج کشمیر (۳) میری جوان سال لڑکی اختر بیگم ۲ جون ۱۹۳۴ء فوت ہو گئی۔ مرحومہ چھٹی کلاس نارمل سکول سیالکوٹ میں پڑھتی تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار (ماسٹر) عبدالعزیز از شہر سیالکوٹ (۴) ۲۲ جون بروز جمعہ سمیع اللہ صاحب شاہجہانپوری انتقال کر گئے۔ مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار فتح محمد۔ فیض آباد (۵) مکرمی احمد آفندی حلمی کی خالہ صاحبہ انتقال کر گئیں۔ مرحومہ ایک مخلصہ احمدی خاتون تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

بٹالہ میں احمدی وکیل

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ شیخ رشید علی صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل نے بٹالہ میں پریکٹس شروع کی ہے احمدی احباب خود بھی ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے دوستوں کو بھی فائدہ پہونچائیں۔

ایک فارسی ٹریکٹ کے متعلق انعامی اعلان

نظارت ہذا کے زیر غور ایک ٹریکٹ بزبان فارسی تیار کرانے کی تجویز ہے جس میں مفصلہ ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے گا۔

۱۔ مضمون چار اوراق سے زائد نہ ہو

۲۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی مختصراً درج ہوں۔

۳۔ حضور کا فارسی الاصل ہونا بالتفصیل درج کیا جائے۔

۴۔ یہ امر بھی مختصراً مگر مدلل طور پر درج ہو۔ کہ اس زمانہ میں عیسائیت تمام جہان پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ لازماً مجدد زمان کا کام کسر صلیب کا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اخبار صحیحہ اور احادیث شریفہ میں صاف صاف مذکور ہے۔ اور یہی کام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے ایسا ہوا۔ کہ عیسائی لوگ اور ان کے حضرات پادری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل و براہین کا جواب پیش کرنا تو درکنار۔ غلامان مسیح موعودؑ سے تبادلہ خیالات کرنے سے بھی گھبراتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شاگرد چار دانگ عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے مشن قائم کر چکے ہیں۔ اور بڑی محنت سے جملہ فرقہ ہائے میں صحیح تعلیم اسلام پیش کر کے داعی الحق کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ نوجوانان جماعت احمدیہ آبادان کی طرف سے یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو صاحب اس کار خیر میں اپنا قیمتی وقت صرف کر کے عمدہ سا ایک ٹریکٹ تیار کر دیں گے۔ شکریہ کے علاوہ ایک معتدبہ رقم بطور انعام ان کی خدمت میں پیش کی جائیگی ان نوجوانوں کی اس خواہش سے بھی پتہ چل سکتا ہے۔ کہ اہل فارس میں خصوصاً اور دیگر فارسی دان ممالک میں تبلیغ کرنے کی اشد ضرورت ہے مگر ہمارے اہل قلم شاذ اہل فارس کی طرف روئے سخن کرنا نہیں چاہتے۔ یہ ایک ضروری فرض ہے۔ جس کی ذمہ واری نظارت ہذا پر ہے جو دوست ہاتھ بٹائیں۔ ماجور عند اللہ ہونگے۔ اور نظارت ہذا ان کا شکریہ ادا کرے گی۔ اگر آبادان کے احمدی یا کوئی دوسرے معزز (مثلاً مبلغ صاحب جیسا ابو العطاء جالندھری) اردو میں ہی ٹریکٹ کا مضمون بھیج دیں۔ تو فارسی ترجمہ کرا لیا جائے گا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

جلسوں کے لئے مبلغین موجود ہیں

اگست میں اساتذہ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول فارغ ہونے والے ہیں۔ نیز جامعہ احمدیہ کی اعلیٰ جماعتوں کے طلبار کو ماہ جولائی میں رخصتیں ہو جائیں گی۔ ان میں سے بعض نہایت عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر جماعتیں جولائی۔ اگست ستمبر میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کریں تو میں ان اساتذہ اور طلبا سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہوں۔ پس احباب مجھے ابھی اطلاع دیں۔ کہ وہ ان تین ماہ میں کس تاریخ کو جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا میں مشورہ کرنے کے بعد قبل از وقت پروگرام مرتب کر کے مقررین کو تیاری کرنے کے لئے مناسب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

کشمیر میں یوسف شاہی پارٹی کی احمدیت کے خلاف فتنہ انگیزیاں

کیا ریاست انسدادِ شرارت نہیں کریگی؟

(۲)

پہلے مضمون میں بتایا جاچکا ہے۔ کہ یوسف شاہی پارٹی اور اس کا اخبار "اسلام" عوام کو احمدیوں کے خلاف کس بیباکی سے اشتعال دلا رہا۔ اور قانونی گرفت سے بالکل بے خوف ہو کر کسطرح تشدد کی تلقین کر رہا ہے۔ مگر ریاست سب کچھ دیکھتی اور جانتی ہوئی خاموش ہے۔ اور اس طرح اس مفسد پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہوئی اسے روز بروز شرارت میں بڑھنے کا موقعہ دے رہی ہے اب یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ اس پارٹی کی طرف سے جماعت احمدیہ کی دل آزاری کیسے شرمناک طریق سے کی جارہی ہے۔ اس کے مقدس مذہبی پیشواؤں کی شان میں کیسی بدتہذیبی سے کام لیا جارہا ہے۔ اور اس کے خلاف کس قدر خلاف انسانیت رویہ اختیار کر رکھا ہے :-

کسی کے مذہبی پیشوا کے خلاف بدزبانی کرنے کا کسی کو حق نہیں

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کو یہ اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے آپ کو قبول کیا۔ آپ کے دعاوی کی تصدیق کی۔ آپ کی تعلیم کو حقیقی اسلام سمجھا۔ وہ آپ کو خدا تعالےٰ کا فرستادہ اور اس کا رسول یقین کرتے ہیں۔ اور آپ کو خدا تعالےٰ کے ان برگزیدہ انسانوں میں سمجھتے ہیں۔ جو مخلوق خدا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے ظلمت اور تاریکی کے زمانہ میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جو لوگ جماعت احمدیہ کو راستی پر نہیں سمجھتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اقرار نہیں کرتے۔ انہیں یہ تو حق ہے۔ کہ اپنے عقائد کی تائید میں جماعت احمدیہ کے عقائد کے خلاف جو دلائل رکھتے ہیں۔ انہیں پیش کریں۔ اور جس قدر چاہیں۔ ان پر زور دیں۔ لیکن یہ حق نہیں ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کریں۔ آپ کی تحقیر و تذلیل کرتے ہوئے شرافت و انسانیت کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اور بدزبانی و بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیں۔ کیونکہ اس بات کی نہ اخلاق اجازت دیتا ہے۔ نہ شرافت اور نہ کوئی قانون۔ کہ کسی جماعت کے پیشوا کے خلاف محض اس لئے بدزبانی کی جائے۔ کہ بدزبانی کرنے والے اس پیشوا کو سچا نہیں سمجھتے۔ آریہ ان مقدس انسانوں کی صداقت کے قائل نہیں۔ جنہیں عیسائی اور مسلمان خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور سچے مرسل یقین کرتے ہیں۔ پھر کیا آریوں کو یہ حق ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ان انبیاء کی تحقیر و تذلیل کر کے ان کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کرتے رہیں ہرگز نہیں۔ یا عیسائی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو خدا تعالےٰ کا صادق اور پاکباز نبی نہیں مانتے۔ پھر کیا عیسائیوں کو اس بات کا حقدار قرار دیا جاسکتا ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خلاف بدتہذیبی سے کام لیں۔ قطعاً نہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کے بزرگوں اور مذہبی پیشواؤں کو جو لوگ سچا نہیں سمجھتے۔ کیا ان کے لئے جائز ہوسکتا ہے کہ ہندوؤں کے پیشواؤں کی تحقیر و تذلیل کے مرتکب ہوں۔ ہرگز نہیں :-

جماعت احمدیہ کے پیشواؤں کے خلاف بدزبانی کرنیوالے

پس جبکہ دنیا جہان کا یہ تسلیم کردہ اصل ہے۔ کہ کسی قوم کے مذہبی پیشواؤں کی تحقیر کرنا ان کے متعلق ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کرنا ان لوگوں کے لئے قطعاً جائز نہیں۔ جو ان کی صداقت کے قائل نہ ہوں۔ تو پھر یہ کیونکر گوارا کیا جاسکتا ہے کہ جماعت احمدیہ جس انسان کو خدا تعالےٰ کا رسول اور نبی تسلیم کرتی ہے جسے دنیا کے لئے نجات دہندہ یقین کرتی ہے۔ جسے دنیا میں نیکی اور پاکبازی قائم کرنے والا سمجھتی ہے۔ اس کے خلاف بدزبانی اور بیہودہ سرائی کی جائے۔ اگر دنیا کی دوسری اقوام کے مذہبی پیشواؤں کی تحقیر کرنے والے وہ لوگ قابل گرفت۔ اور لائق تعزیر ہیں۔ جو ان کی صداقت کے قائل نہیں۔ تو پھر جماعت احمدیہ کے پیشواؤں کے خلاف بدزبانی کرنے والے وہ لوگ بھی مجرم ہیں۔ جو اپنی مخالفت کی بنیاد بدگوئی اور بدتہذیبی کو قرار دیتے ہیں :-

ریاست کشمیر کی لاپروائی

لیکن تعجب ہے۔ کہ ریاست کشمیر میں یوسف شاہی پارٹی جماعت احمدیہ کے مذہبی پیشواؤں اور بزرگوں کے خلاف ایک عرصہ سے گند اچھال رہی ہے۔ ہر رنگ میں کھلم کھلا تحقیر کر رہی ہے۔ اور دل آزاری میں انتہا کو پہونچ چکی ہے۔ مگر ریاست کے کان پر ابھی تک جوں بھی نہیں رینگی۔ اور اس نے اس فتنہ کے انسداد کی طرف کچھ بھی توجہ نہیں کی۔ وہ اس طرح خاموشی سے بیٹھی ہے۔ کہ گویا کچھ ہو ہی نہیں رہا :-

ریاست کی اس بارے میں خاموشی جو دراصل غفلت اور لاپروائی ہے۔ نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین کرے۔ کہ ریاست اس کے متعلق مقتضیات عدل و انصاف کی دیدہ دانستہ خلاف ورزی کر رہی ہے اس کے مذہبی جذبات و احساسات کو مجروح کرنے والوں کو اس نے قانون کی پابندی سے آزاد کر دیا ہے۔ اور وہ لوگ جو مذہبی مخالفت کی بنا پر خون بہانے کے جائز ہونے کا اعلان کر کے جماعت احمدیہ کی خون آشامی کے سامان کر رہے ہیں۔ ان کی خلاف انسانیت حرکات کا انسداد کرنے سے ریاست عاجز ہے۔ اس کے سامنے یوسف شاہی اخبار "اسلام" کے بعض مضامین کے چند اقتباسات بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ غور کر سکے۔ کہ اس بارہ میں اس کی غفلت کہاں تک آئین حکومت اور تقاضائے انصاف کے لحاظ سے جائز قرار دی جاسکتی ہے :-

حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف یوسف شاہی اخبار کی بکواس

"اسلام" (۲۸۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء) میں لکھا گیا:-

"مرزا خدا بھی بنا۔ خدا کی بیوی بھی۔ اسے حیض بھی آیا۔ اور وہ حاملہ ہو کر اپنے پیٹ سے بچہ کی بجائے خود ہی نکل آیا۔"

یہ الفاظ اس انسان کی شان کے خلاف لکھے گئے۔ جسے جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کا برگزیدہ اور دنیا کو رشد و ہدایت کی راہ دکھانیوالا سمجھتی ہے۔ اور جس کی عزت و احترام کی حفاظت میں جانیں قربان کر دینا اپنی سعادت یقین کرتی ہے۔ ریاست کے ارباب حل و عقد اگر غور و فکر سے کام لینا ضروری سمجھیں۔ تو انہیں معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ ایک ایسی جماعت جس میں دنیوی لحاظ سے بھی ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ شامل ہیں۔ اعلےٰ تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں۔ جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور جس کی ایک معقول تعداد اسکی حکومت میں بستی ہے۔ اس کے

مذہبی پیشوا کے خلاف اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا کیا معنی رکھتا ہے اور یہ کتنی بڑی فتنہ انگیزی ہے ؟

پھر "اسلام" کے اسی پرچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھا:-

" وُہ جھوٹا تھا۔ کذاب تھا۔ اس نے خدا کا نام لے کر جو نعرے لگائے وُہ دراصل شیطانی تھے"

کیا دُنیا کی کوئی تہذیب اور شرافت اس بات کی اجازت دے سکتی ہے۔ کہ ایک جماعت کے مذہبی پیشوا کے خلاف اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔ اور کیا دُنیا کی کوئی معقول۔ اور آئینی حکومت گوارا کر سکتی ہے۔ کہ اس کی رعایا کے ایک طبقہ کی اس طرح دل آزاری کی جائے۔ قطعاً نہیں۔ لیکن ریاست کشمیر میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور ایک عرصہ سے ہو رہا ہے۔ لیکن وُہ آنکھیں بند کئے۔ اور کانوں میں روئی ٹھونسے پڑی ہے۔

اس قسم کے دل آزار۔ اور دل دوز اقتباسات کا ایک طومار اخبار "اسلام" کے صفحات سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان تحریروں نے احمدیوں کے قلب میں جو ناسُور ڈال رکھے ہیں۔ وُہ ہمیں اجازت نہیں دیتے۔ اور اگر ریاست غور کرنا چاہے۔ تو جو نمونہ ہم نے پیش کیا ہے۔ وُہی کافی ہے۔ اور وُہ خود اخبار "اسلام" میں اور بہت کچھ دیکھ سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلاف بیہودہ سرائی

اخبار "اسلام" میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف بھی حد درجہ اشتعال انگیز اور دلآزار تحریریں شائع ہو رہی ہیں۔ جن میں سے ایک دو کے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:-

۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں لکھا گیا:-

"ڈاکٹر سر اقبال مدظلہ العالی کے ایک ہی تارپیڈو نے مرزا بشیر کی ریشہ دوانیوں کے ہاؤس بوٹ کو ڈل کی تہ میں سلا دیا ہے لیکن غرق شدہ کشتی کا یہ ڈھیٹ مانجی مفاد اسلامیہ کو نقصان پہنچانے والی بحری سرنگیں بچھانے کی سکیمیں برابر گھڑ رہا ہے۔ اور اس امر کا تہیہ کر چکا ہے۔ کہ معلم الملکوت نے اسے ابوجہل کا جانشین نامزد کرتے وقت جس انتقامی سپرٹ کو اس کے سینہ میں ودیعت کیا تھا۔ کشمیر کی مسلم آبادی کے بالمقابل وُہ اسے فیاضانہ طور پر استعمال کرے گا"

یہ انداز تحریر ظاہر کرتا ہے۔ کہ یوسف شاہی اخبار کی غرض و غایت محض جماعت احمدیہ کی دلآزاری ہے۔ اور اس کے لئے وُہ نہایت بے باکی سے شرافت و انسانیت کے گلے پر کُند چھری پھیر رہا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں لکھا گیا:- "ایک رات مثنی فی النوم کے فلسفہ پر درس دینے کے بعد خلیفہ جی ابھی بستر استراحت پر دراز ہوئے ہی تھے۔ کہ حضرت عزرائیل ٹیچی ٹیچی کا روپ دھار کر منارۃ المسیح پر سے نمودار ہو کر اس طرح گویا ہوئے۔ کہ مرزا غلام احمد جو اپنے اعمال کی پاداش اس وقت ہاویہ میں بھگت رہے ہیں۔ تمہاری کس مپرسی کا عالم دیکھ کر بہت متفکر ہیں"

ان سطور کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ جس پارٹی کے اخبار میں یہ شائع ہوئیں وُہ شرارت اور خباثت میں کس قدر بڑھی ہوئی ہے۔ اور پھر یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس حکومت میں اس قسم کی تحریریں شائع ہوں اور وُہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے۔ اسے کس زمرہ میں شمار کرنا چاہیئے۔ ہم نہیں سمجھتے۔ ریاست کشمیر کے ذمہ وار حکام مہذب دُنیا کے سامنے اور شرفاء کے رُوبرو اس نہایت ہی شرمناک بدزبانی اور گندہ دہنی کو روکنے کی طرف توجہ نہ کرنے کی کیا وجہ پیش کر سکتے ہیں جو میرواعظ یوسف شاہ صاحب کے اخبار میں کی جا رہی ہے۔ اور جس کا نمونہ یہاں پیش کیا گیا ہے۔

مرکز احمدیت کے متعلق بدزبانی

جس طرح ہر مذہبی جماعت کے لئے اس کا مرکز قابل احترام اور مقدس ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے نزدیک قادیان مقدس مقام ہے اسے محترم بستی یقین کیا جاتا ہے۔ ایسی محترم بستی جس میں احمدیوں کے نزدیک خدا تعالےٰ کا نور نازل ہوا۔ اور جہاں سے تمام دُنیا میں نور پھیلیگا۔ اگر کوئی یہ صحیح نہیں سمجھتا۔ تو نہ سمجھے۔ لیکن اس کے لئے یہ قطعاً جائز نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کے اس مقدس مذہبی مقام کے متعلق بدزبانی۔ اور بیہودہ گوئی کرے۔ یوسف شاہی پارٹی کے اخبار نے یہ جانتے ہوئے کہ قادیان اور اس میں بسنے والے بزرگوں اور مخلصوں کی جماعت احمدیہ کے نزدیک کیا قدر و قیمت ہے محض دل آزاری کے لئے دوسری بیہودہ گوئیوں کے علاوہ ایک نہایت ہی گندی نظم ۲۶ - نومبر کے پرچہ میں شائع کی جس کے بعض اشعار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

جس جگہ مذہب فروشی کا لقب ہے رہبری
داڑھیوں میں معصیت کی تیرگی گوندھی ہوئی
معصیت کوشی کے پیکر نفس سرکش کے مرید
جس جگہ سرمایہ داری کا لقب تہذیب ہے
بے محابہ دیو باطل ہے جہاں خنجر بدست
یہ جہنم زار اس الطاف کے قابل نہیں
اس زمیں پر سانپ اور اژدر برسنے چاہئیں

جس جگہ ہے کار فرما زہد کی جادوگری
راہبانہ شکل و صورت حرص میں ڈوبی ہوئی
خلد کے تاجر خدا کو بیچنے والے پلید
جس جگہ جاہل کی بک بک خطبۂ تہذیب ہے
جس جگہ نفریں کے قابل ہے مروتی پرست
رحمتوں کی جس پہ ہو بارش یہ وہ محفل نہیں
برق گرنی چاہیئے۔ پتھر برسنے چاہئیں

ہر وُہ شخص جس کے سینہ میں دل اور دل میں احساس کی قوت ہے ان اشعار کو پڑھ کر اندازہ لگائے۔ کہ اگر اس کے مقدس مذہبی مقام اور اس کے قابل احترام بزرگوں کا اس رنگ میں ذکر کیا جائے جس رنگ میں اس نظم میں کیا گیا ہے۔ تو اس کی کیا حالت ہو اُسے کتنا صدمہ پہنچے اور اس کی آنکھوں میں کس قدر خون اتر آئے یہی حالت ان ناپاک اشعار کیوجہ سے جماعت احمدیہ کی ہونی لازمی ہے۔ بلکہ دوسروں کی نسبت اس کے جذبات بہت زیادہ مجروح ہوئے ہیں۔ کیونکہ اور لوگوں کے دلوں میں اگر روائتی طور پر اپنے مذہبی مقامات اور مذہبی پیشواؤں کی عزت و توقیر کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ تو جماعت کو براہ راست حاصل ہوا ہے۔ اسوجہ سے اس بارہ میں وُہ بہت زیادہ حساس ہے۔ اور اس کے درد و کرب کا ہر شریف اور معقول شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ لیکن ریاست کے حکام جو عدل و انصاف کی ذمہ واریاں اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے لحاظ سے ان کے سینوں میں پتھر کے دل ہیں۔ جن میں ابھی تک جماعت احمدیہ کی دلشکنی اور دل آزاری کے متعلق کچھ بھی احساس پیدا نہیں ہوا۔ اور وُہ اس ظلم عظیم کے انسداد کی طرف متفت نہیں ہوتے۔ جو ان کی حکومت میں بسنے والے احمدیوں پر کیا جا رہا ہے۔ اور جو روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔

دل آزاری کی انتہاء

یوسف شاہی پارٹی اور اس کا اخبار "اسلام" جس بے باکی سے دلآزاری کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس کا اندازہ ذیل کے نہایت ہی ناپاک اور دل دوز فقرہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ۲۵ صفر مطابق ۱۳ - جون ۱۹۳۴ء کے پرچہ سے پیش کیا جاتا ہے۔ اور جو یہ ہے:- "قادیان کا جنت البقیع یعنی بہشتی مقبرہ ہے جس پر آزاد مسلم کانفرنس کے کارکن پیشاب کرنا بھی پسند نہیں کرتے" ہم نہیں سمجھتے۔ ریاست کو کن الفاظ میں بتلائیں۔ کہ اس کے پایۂ تخت سے شائع ہونے والے اخبار نے یہ الفاظ لکھ کر جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے قلب و جگر کو کس قدر خوں فشاں بنا دیا ہے۔ اور کس طرح اس کی آنکھوں میں دُنیا اندھیر کر دی ہے۔ قادیان کا بہشتی مقبرہ وُہ جگہ ہے جس کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر اس کی تعیین کی۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو بتایا گیا۔ کہ اس میں وہی لوگ مدفون ہونگے۔ جو جنتی ہونگے۔ پھر یہ وُہ مقام ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسم اطہر مدفون ہے۔ اور جہاں جماعت احمدیہ کے سینکڑوں چیدہ بزرگ دفن ہیں۔ وُہ بزرگ جنہوں نے اپنی زندگی میں دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت پیش کیا۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بے مثال قربانیاں کیں۔ ایسے مقام کی اخبار "اسلام" نے جو ہتک کی ہے اور اس کے متعلق جو ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وُہ جس درجہ قلب پاش اور رُوح فرسا ہیں۔ اس کے بیان کرنے کی ہمارے قلم میں طاقت نہیں۔

حکام ریاست کس بات کے منتظر ہیں

ریاست کے ارباب حل و عقد اگر اب بھی خواب غفلت سے بیدار نہیں ہو سکتے۔ تو ہم نہیں سمجھتے۔ وُہ اور کس بات کے منتظر ہیں۔ اور یوسف شاہی پارٹی کو جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم کا اور کونسا پہاڑ گرانے کا موقعہ دینا چاہتے ہیں اس پارٹی نے دلآزاری اور قلب پاشی کو جس انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ اس کا ذکر اُوپر آچکا ہے۔ اور عوام کو احمدیوں کے خلاف جس قدر مشتعل کر رکھا ہے اس کے متعلق خود اخبار اسلام (۹ - جون) کا بیان ہے۔ کہ:-

"تم نے تبلیغ ڈے کا اعلان کیا۔ تو کشمیر کے مذہبی راہنماؤں نے مسلمانوں کو بخاری شریف کھولکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پاک فاضربوہ بالنعلین کے فوائد سے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ نام نہاد مبلغوں کے پرتپاک استقبال کے لئے کشمیر کا بچہ بچہ انواع و اقسام کی گاما شاہی پوٹھوہاری۔ ڈاسن۔ فلیکس اور دیگر ساخت کی دیسی اور ولائتی کھڑپان کی تلاش میں مصروف نظر آیا"

ریاستی حکام یوسف شاہی پارٹی کے اس رویہ کو دیکھیں۔ اس کی دلآزار اور رُوح فرسا

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ حقائق قرآنیہ

اور

مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمۂ قرآن

حکَم وعدَل کی تفسیر قرآنی سے دانستہ روگردانی

(۳)

مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۂ قرآن کی حقیقت

مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمۂ قرآن جس کے متعلق ان کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مبارک ارادہ کو جو اہل یورپ کے لئے انگریزی میں تفسیر القرآن تیار کرنے کے متعلق تھا۔ عملی جامہ پہنانے کے لئے ظہور میں آیا۔ اسی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ وہ حضور کی بیان فرمودہ تشریحات اور قرآنی آیات کے ان حقائق کے مطابق ہو۔ جو آپ اپنے قلم سے رقم فرمائے۔ یا اپنی زبان سے بیان فرمائے۔ مگر جبکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس ترجمہ و تفسیر میں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کھلا ذکر کرنا مولوی محمد علی صاحب نے اپنی مصلحت کے خلاف سمجھا۔ بلکہ متعدد امور میں ان تشریحات کی دیدہ دانستہ مخالفت کی۔ جو حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے کیں۔ تو کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق اور آپ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔

پہلی مثال

مولوی محمد علی صاحب نے جس جرأت و دلیری کے ساتھ قرآنی آیات کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ حقائق کی اپنے ترجمۃ القرآن میں تردید کی ہے۔ اس کا پتہ ذیل کی چند مثالوں سے لگ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کئی کتب میں آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ سے اپنی صداقت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے آخری زمانہ میں ایک ایسے نبی کے مبعوث ہونے کا استدلال کیا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہے۔ اور جس کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں اس پر ایمان لانے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس کی پرزور تردید کی ہے۔

آیت اٰخرین منھم اور حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"رجل فارس اور مسیح موعودؑ ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی آنحضرت کے اصحاب میں سے ایک اَور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنَ الْاُمَّۃِ بلکہ یہ فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ اور ہر ایک جانتا ہے۔ کہ منھم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے اور خدا تعالےٰ نے آج سے ۲۶ برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمدؐ اور احمدؐ رکھا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷ و صفحہ ۶۸)

"ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں:۔

۱۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے۔ مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے ۲۰ برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔

ب "اگر بروز صحیح نہ ہوتا۔ تو پھر آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے۔ اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسن کی اولاد بنایا۔ اور کبھی حسین کی۔ اور کبھی عباس کی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا۔ کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا وارث۔ اس کے خلق کا وارث۔ اس کے علم کا وارث۔ اس کی روحانیت کا وارث۔ اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائیگا اور وہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ سب کچھ اس سے لیگا۔ اور اس میں فنا ہو کر اس کے چہرے کو دکھائیگا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لیگا۔ اس کا خلق لیگا۔ اس کا علم لیگا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔"

ج۔ پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ ممکن ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں۔ اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔"
(ایک غلطی کا ازالہ)

چار نتائج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے ان اقتباسات سے مندرجہ ذیل امور واضح ہیں۔

اول یہ کہ آیت اٰخرین منھم سے یہ ثابت ہے:

کہ آنے والی قوم میں ایک ایسا نبی ہوگا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اور اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔

دوم منھم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ پس وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو۔ ساری کی ساری امت منھم میں داخل نہیں ہو سکتی۔

سوم اس آیت سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک بروز کے مبعوث ہونے کا استدلال نہ کرنا آیت کو جھٹلانا ہے۔

چہارم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے بموجب اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز اور نبی قرار دیتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی من گھڑت تفسیر

مگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر القرآن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے آپ کی بیان فرمودہ تفسیر کی کھلم کھلا تردید کی ہے۔ چنانچہ اپنے تفسیری نوٹ ۲۴۴۹ء میں لکھا ہے۔

"حدیث کا منشا یہ نہیں۔ کہ **اخرین منھم صرف فارسیوں میں سے ایک یا چند آدمی ہیں۔** بلکہ یہ آخرین کی مدح کے طور پر فرمایا ہے۔ کہ وہ دوسرے لوگ جنہوں نے براہ راست مجھ سے تعلیم نہیں پائی۔ بلکہ وہ بعد میں آئیں گے اور میری تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے۔ تو ان میں ایسے ایسے کامل الایمان لوگ بھی ہوں گے۔ اور یوں **اخرین منھم میں کل امت صحابہ کے بعد اول سے لیکر آخر تک شامل ہے۔** گویا ایک تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ جن کی تعریف قرآن شریف میں بار بار آچکی۔ اور ایک اخرین ہیں۔ ان کی تعریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ لفظ فرمائے۔ کہ ان میں بھی بڑے بڑے کامل الایمان لوگ ہوں گے۔ اور یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے۔ کہ **آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔** اور نہ ہی حضرت عیسےٰ آسکتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر ایسا ہو۔ تو پھر **اخرین کے معلم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ نبی ہوگا۔ یا حضرت عیسےٰ ہوں گے۔"**

(بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰۸)

حضرت مسیح موعودؑ سے اختلاف

یہ الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو مولوی محمد علی صاحب نے پیش نظر رکھ کر ان کی تردید کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو تحریر فرماتے ہیں۔ کہ (۱) "آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔" مگر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ "یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اخرین منھم سے مراد اسی گروہ کو شامل کرتے ہیں۔ جس میں مسیح موعود کی بعثت مقدر تھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے" مگر مولوی محمد علی صاحب ساری امت محمدیہ کو اخرین منھم میں شامل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اخرین منھم میں کل امت صحابہ کے بعد اول سے لیکر آخر تک شامل ہے۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا۔ کہ وہ (مسیح موعود) فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا وارث۔ اس کے خلق کا وارث۔ اس کے علم کا وارث۔ اس کی روحانیت کا وارث۔ اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائیگا۔ اور وہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ سب کچھ اس سے لیگا۔ اور اس میں فنا ہوکر اس کے چہرے کو دکھائے گا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا۔ اس کا خلق لے گا۔ اس کا علم لیگا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔"

مگر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک یہ سب غلط ہے کیونکہ ان کے نزدیک "اگر ایسا ہو۔ تو پھر اخرین کے معلم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ نبی ہوگا۔" جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اس قدر دیدہ دلیری کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اسے کیا حق ہے۔ کہ اپنے ترجمہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء کو پورا کرنے والا کہے۔

دوسری مثال

قرآن مجید کی آیت ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین کے لفظ خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی جگہ خاتم کے معنی مہر بیان فرمائے ہیں۔ اور اس سے اجرائے نبوت کا استنباط کیا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ترجمۃ القرآن میں اس کی پرزور تردید کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸-۲۷)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو **افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی** اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور **آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔** اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

خاتم النبیین کے معنی مہر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

ا۔ "خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے۔ کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے۔ اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائیگا۔ تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا۔ جو خاتم النبیین پر ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہوا۔ کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح اس میں محمدی چہرہ کا انعکاس ہو گیا ہو۔ تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا"

ب "میں رسول بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی۔ کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا"

ج۔ "میں کہتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔"

د۔ "بروزی طور پر نبی یا رسول کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ گئی۔ کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ وجود نہیں۔"

ہ۔ "خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی۔ اب ممکن نہیں۔ کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں۔ اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں"۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

چشمۂ مسیحی میں فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپ **نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے**

ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنی تھے۔ جن کو الٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے۔" صفحہ ۲۷

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر کے ہیں۔ اور آپ کے نزدیک لفظ خاتم النبیین سے سلسلہ نبوت کا جاری ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا انکار

مگر مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس کھلی ہوئی تشریح کو یہ کہہ کر اپنے ترجمۃ القرآن میں رد کر دیا۔ کہ

"خاتم النبیین اور خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی اور آپ کو خاتم النبیین کہا۔ اس لئے کہ نبوت کو آپ کے ساتھ ختم کر دیا۔ خاتم النبیین کے معنی لغت سے اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں۔ اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مہر نہیں۔ بلکہ آخری نبی ہیں۔" (بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۵۱۵ تفسیری نوٹ ۲۶۵۹)

یہ ہے مولوی محمد علی صاحب کی قرآن دانی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر کرتے۔ اور اس سے سلسلہ نبوت کے اجرا کا استدلال فرماتے ہیں۔ اور ان معنوں کے انکار کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت قرار دیتے ہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اس کی کھلم کھلا تردید کرتے ہیں۔

تیسری مثال

براہین احمدیہ حصہ پنجم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ وحی قرآنی فتبارک اللہ احسن الخالقین بعد میں نازل ہوئی تھی پہلے یہ فقرہ عبد اللہ بن ابی سرح کی زبان سے نکلا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ اور نبیوں کو تلاش کرنا کچھ ضروری نہیں۔ خود ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بعض ایسے فقرے وحی الٰہی کے نازل ہو چکے ہیں۔ جو پہلے وہ کسی آدمی کے مونہہ سے نکلے تھے جیسا کہ یہ فقرہ وحی فرقانی فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یہ فقرہ پہلے عبد اللہ بن سرح کی زبان سے نکلا تھا۔ اور وہی فقرہ وحی قرآنی میں نازل ہوا۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۹)

پھر فرماتے ہیں۔

"میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ ایسی وحی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تھی۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین یہ وہ فقرہ ہے۔ جو عبد اللہ بن ابی سرح کے مونہہ سے نکلا تھا۔ اور بعینہٖ یہی وحی الٰہی ہوئی تھی۔ اور اسی ابتلاء سے عبد اللہ بدقسمت مرتد ہو گیا تھا۔ پس اعتراض عبد اللہ مرتد کے خیالات کی پیروی ہے جس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۵)

مولوی محمد علی صاحب کیا کہتے ہیں؟

مگر مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس استدلال کو غلط قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یہ جو بعض مفسرین نے یہاں عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کا نام لیا ہے۔ کہ اس وحی کو لکھتے لکھتے ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ۔ ۔ ۔ ثم انشأناہ خلقاً آخر۔ اس عجیب بیان کو سنکر بول اٹھا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ اور یہی اگلی وحی کے الفاظ تھے۔ جس پر وہ مرتد ہو گیا۔ تو یہ روایت معتبر نہیں۔"
(بیان القرآن جلد اول صفحہ ۶۹۷ تفسیری نوٹ ۹۵۳)

خیال فرمایئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو لکھتے ہیں۔ کہ "یہ وہ فقرہ ہے جو عبد اللہ بن ابی سرح کے مونہہ سے نکلا تھا۔ اور بعینہٖ یہی وحی الٰہی ہوئی تھی۔ پھر آپ اسی وجہ سے یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ "اسی ابتلاء سے عبد اللہ بدقسمت مرتد ہو گیا تھا۔" مگر مولوی محمد علی صاحب حکم عدل کے اس فیصلہ کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں۔ بلکہ اس کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

چوتھی مثال

آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کا حقیقۃ الوحی اور بعض دیگر کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مطلب بیان فرمایا ہے۔ کہ عالمگیر عذاب آنے سے پیشتر خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی رسول مبعوث ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

"جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہو گا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑیگی اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہو گا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً یعنے ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جبتک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیج دیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے ہیں۔ جیسا کہ زمانہ کے گذشتہ واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۱)

تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں۔ "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو تلاش تو کرو۔ شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔ (صفحہ ۹)

مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے تردید

اس کے خلاف مولوی محمد علی صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

"جو لوگ ان الفاظ سے یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک کہ پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے اپنے قوانین کل دنیا کو بتا دیئے ہیں۔ جو عذاب آئے گا۔ وہ ان قوانین کو توڑنے کی وجہ سے آئے گا۔ پھر اگر رسول کی ضرورت ہے۔ تو عین اس مقام پر جہاں عذاب آئے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے۔ یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے اور اس سے دلیل یہ لی جائے۔ کہ ضرور ہے۔ کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو۔ تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث ہونا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یورپ یا اٹلی میں آنا چاہیئے تھا۔ ۔ ۔ ۔ ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتانا ہے۔ کہ مذہب علم کا نام نہیں۔ بلکہ کھیل ہے"
(بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۱۱۷ تفسیری نوٹ ۱۵۱۴)

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں اور آپ کے دعویٰ کو سامنے رکھ کر ان کی تردید میں لکھے ہیں۔

پانچویں مثال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنے آپ پر چسپاں کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ واشار عیسیٰ بقولہ کزرع اخرج شطأہ الیٰ قوم آخرین منھم وامامھم المسیح بل ذکر اسمہ احمد بالتصریح (اعجاز المسیح صفحہ ۱۲۳) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کزرع اخرج شطأہ میں آخرین منھم والی جماعت اور ان کے امام مسیح کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بلکہ اسمہ احمد کہکر صریح طور پر نام بھی بتا دیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں۔ بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے۔ بھیجا گیا۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۷۳) مگر مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس استدلال سے اتفاق نہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ "احمد میں اشارہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ آپ کے نام اور آپ کے کاموں کے ساتھ۔ اور اس بات پر تنبیہ ہے۔ کہ جیسے آپ کا نام احمد ہے اسی طرح آپ اپنے اخلاق اور احوال میں محمود ہوں گے۔" (بیان القرآن جلد سوم صفحہ ۱۴۳۲ عـ ۱۸) یہ چند مثالیں جن میں اور بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس امر کا قطعی اور یقینی ثبوت ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے

مظلومین کشمیر اور مسئلہ تعلیم

کشمیری مسلمان طلباء کی تعلیمی ترقی

کے لئے

فوری چندہ کی ضرورت

مظلومین کشمیر کی اعانت کا سوال ایسی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ کہ حالات زمانہ سے ذرہ بھر بھی واقفیت رکھنے والا کوئی انسان نہ اس کی ضرورت کا انکار کر سکتا ہے۔ اور نہ ایک لمحہ کے لئے اس سے بے اعتنائی کر سکتا ہے۔

آج کشمیری مسلمان آئینی رنگ میں اپنے حقوق کے حاصل کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ اور احباب جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابتدائی انسانی حقوق حاصل کرنے کے لئے قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ مردوں اور عورتوں تک نے قربانی و ایثار کا نمونہ دکھاتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اور حکومت کے قوانین کی پابندی کرتے ہوئے اپنی مظلومیت کی داستان مشرق و مغرب تک پہنچا دی۔ دنیا سے یہ بات پوشیدہ نہیں۔ کہ کشمیری مسلمانوں کی نحیف و کمزور آواز جو دردمندانہ اور مجروح قلوب سے اٹھی تھی۔ رائگاں نہ گئی بلکہ اس نے بلند ہونا شروع کیا۔ حتیٰ کہ اس سے مغرب کے ایوانوں میں گونج پیدا ہو گئی۔ اور کئی لوگ جن کے دلوں میں ہمدردی اور مواسات کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا۔ اس امر کا تہیہ کر کے اٹھ کھڑے ہوئے کہ وہ درمے قدمے سخنے جس طرح بھی ممکن ہوگا۔ مظلومین کشمیر کی امداد حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں گے۔

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن پر کامل اعتماد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں پہلے آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم ہوئی۔ جو اب آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے نام سے موسوم ہے۔ اس کمیٹی نے مظلومین کشمیر کی دادرسی کے لئے جتنی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کا وقتاً فوقتاً لیڈران کشمیر نے تحریر و تقریر کے ذریعہ اظہار کیا۔ اور حال ہی میں خطہ کشمیر کی بیشتر انجمنوں نے جس خلوص دل سے آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن پر اپنے کامل اعتماد کا قرار دادوں کے ذریعہ اظہار کیا ہے۔ وہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ مظلومین کشمیر یقین رکھتے ہیں۔ کہ حقیقی خیر خواہی کے جذبات کے ساتھ اگر کوئی جماعت ان کے حقوق کے لئے اپنی طاقتیں صرف کر رہی ہے۔ تو وہ صرف آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن ہی ہے۔

چندہ کشمیر کے لئے خاص توجہ کی ضرورت

یہ امر احباب پر واضح ہے۔ کہ ہر کام کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چندہ کشمیر کی رفتار اگرچہ ابتدائی ایام میں کچھ اچھی رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے اس بارے میں پہلا سا جوش نہیں پایا جاتا۔ اس کے مقابلہ میں خرچ برابر ہو رہا ہے۔ جو آمد کی نسبت دو چند سے بھی زیادہ ہے۔ پس احباب کو چندہ کشمیر کے لئے خاص توجہ کرنی چاہیئے تا کشمیر کے کام میں کسی قسم کی روک مالی تنگی کی وجہ سے پیدا ہو کر کام کو نقصان نہ پہنچے۔

مسئلہ تعلیم

مظلومین کشمیر کی ترقی کے متعلق مختلف امور جو زیر غور ہیں ان میں سے ایک اہم ترین مسئلہ تعلیم ہے۔ احباب کرام کو بخوبی معلوم ہے۔ کہ کشمیری مسلمان تعلیم میں بہت ہی پیچھے ہیں۔ اور بالعموم غیر اقوام تعلیم میں ان سے بہت آگے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا عنصر ملازمتوں میں بہت ہی قلیل بلکہ اقل ہے جو لوگ کسی محکمہ میں کام کرتے ہیں۔ وہ بھی ادنیٰ اسامیوں پر ہیں اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے فوری ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کا انتظام کیا جائے۔

مستقل فنڈ کی ضرورت

اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مستقل فنڈ مہیا کیا جائے تا نادار مگر ہونہار اور ذہین طلباء کو تعلیمی وظائف دئے جائیں اس غرض کے لئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ کشمیر کے ہونہار اور ذہین مسلمان طلباء کی اعانت کے لئے نہ صرف غیر ملازم مسلمانوں سے ہی چندہ وصول کیا جائے۔ بلکہ سرکاری ملازموں سے بھی چندہ لیا جائے۔ چونکہ یہ مسلمانوں کی تعلیم کا سوال ہے۔ نادار طلباء کی امداد کرنا ہر قومی فرد پر واجب ہے۔ اور اس قسم کے قومی چندے میں کسی قسم کی روک سرکاری ملازموں کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ سرکاری ملازموں سے بھی یہ تعلیمی چندہ کم سے کم ایک پائی فی روپیہ ماہوار لیا جائے۔ اول تو کوشش کی جائے۔ کہ ان سے زیادہ چندہ لیا جائے۔ لیکن اگر ایک پائی فی روپیہ ماہوار یا اس سے بھی کم شرح پر وصول کیا جائے۔ تو بھی خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ کافی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ سرکاری ملازموں کا یہ چندہ سوائے تعلیم کے کسی دوسری جگہ نہیں صرف کیا جائیگا پس سرکاری ملازموں سے درخواست ہے۔ کہ وہ کشمیر کے نادار مگر ہونہار طلباء کی امداد کے لئے اپنا دست کرم دراز کریں۔ ان کی یہ امداد ایک صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتی ہے۔ اور ان کے لئے ہمیشہ کے لئے ثواب کا موجب ہوگی۔ احمدی احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ میں دوسرے مسلمانوں سے بھی تعلیمی چندہ کشمیر وصول کرنے میں خاص جد و جہد کرتے ہوئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کریں۔

پس امید ہے۔ کہ احمدی احباب نہ صرف اپنا تعلیمی چندہ باقاعدہ ادا کریں گے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان)

ایک مبلغ کی قابل شکریہ کوشش

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ لکھتے ہیں۔ ماہ مئی میں تین گاؤں موضع گوئی۔ سوناگلی۔ اور کنویاں میں دورہ کیا۔ احباب جماعت کو چندہ کی اہمیت ذہن نشین کرائی گئی۔ اور سمجھایا گیا۔ کہ جب ہم اپنی دنیوی ضروریات مثل کھانا۔ کپڑا۔ شادی۔ غمی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ تو کیا دین ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس پر خرچ کرنا غیر ضروری سمجھا جائے ایسا کرنے سے ہم مخلص اور خادم دین کہلانے کا حق نہیں رکھتے۔ لہٰذا چندہ ضرور ادا کیا جائے۔ گوئی کی جماعت نے بجٹ بنانا شروع کر دیا ہے۔ اور جماعت کنویاں بھی جو کہ بالکل نئی جماعت ہے۔ چندہ ادا کرنے کے لئے انتظام کر رہی ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب کی یہ کوشش مستحق شکریہ ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

ناظر بیت المال۔ قادیان

شعبہ زکوٰۃ کے متعلق اعلان

زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام بہتر بنانے کے لئے اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک اسسٹنٹ ناظر بیت المال کا تقرر فرمایا ہے۔ جس کا کام اہل نصاب کی فہرستیں مہیا کرنا۔ اور زکوٰۃ کی وصولی کے لئے خط و کتابت کرنا ہوگا۔ اس کے لئے مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ لہٰذا جملہ عہدہ داران جماعت و احباب سے درخواست ہے کہ اس شعبہ کے متعلق ان کے کام میں ہر طرح کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ایک ضروری استفسار

مولوی صاحب! آپ نے ۱۶ مئی ۱۹۳۴ء کو امرتسر ڈھاب کھٹیکاں میں ایک جلسہ کیا تھا جس میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے بارہ میں یکطرفہ یہ دعا کی تھی۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔ چنانچہ وہ فوت ہو گئے۔ اور آپ زندہ ہیں؛

اس کا جواب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے آپ کو اسی وقت یہ دیا تھا۔ کہ وہ دعا یکطرفہ نہ تھی۔ بلکہ دعائے مباہلہ تھی۔ جو اسی صورت میں مؤثر ہو سکتی تھی۔ آپ بھی بالمقابل ویسی ہی دعا کرتے۔ اور آپکو آپ کی اپنی تحریرات "مرزاجی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا" (مرقع قادیانی جلد ۱ ء دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

نیز یہ کہ "ناظرین آگاہ ہوں گے۔ کہ قادیانی کرشن نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا" (مرقع قادیانی جلد ۲ نمبر ۱ بابت جون ۱۹۰۸ء) کی رو سے ملزم کیا تھا۔ اس وقت آپ نے ایک عجیب رویہ اختیار کیا۔ آپ یہ تو نہ کہہ سکے۔ کہ آپ نے ایسا نہیں کہا۔ آپ نے اس دعا کو دعائے مباہلہ نہیں سمجھا۔ بلکہ ایک مثال بیان کی۔ کہ فرض کرو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی ابوجہل کے متعلق ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ایک معنی کئے ہوں۔ اور ابوجہل نے دوسرے تو نبی کی تشریح کو دیکھا جائے گا۔ نہ کہ ابوجہل کی تشریح کو۔ اور زور دیا تھا۔ کہ مرزائیو خدارا دیکھو۔ کہ آپ کے نبی کیا کہتے ہیں

اس مثال دینے میں آپ نے گو بقول احمدیان ہی سہی حضرت مرزا صاحب کو محمد رسول اللہؐ کی جگہ رکھا۔ اور اپنے تئیں ابوجہل کی جگہ۔ اور ویسے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں ابوجہل بننے کا فخر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ (۱) اگر پیشگوئی عذاب کی ہو۔ (۲) اور ابوجہل یا اس کے کسی قائمقام کے متعلق ہو۔ اور بالفرض نبی نے اس کو ایک معنی میں سمجھا ہو۔ یا بیان کیا ہو۔ (حالانکہ یہاں ایسی صورت نہیں مگر ہم بحث کی خاطر تسلیم کر لیتے ہیں) مگر ابوجہل نے بوجہ اپنی غباوت طبعی کے یا حق کی مخالفت کے رو سے اور طرح سمجھا ہو۔ تو ابوجہل پر عذاب نازل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان معنوں کا لحاظ رکھیگا جو ابوجہل سمجھا۔ یا اس پر ان معنوں کی رو سے اتمام حجت سمجھیگا اور عذاب نازل کرے گا جو ابوجہل کے خیال میں بھی نہ آئے؟

مولوی صاحب! اگر آپ بالکل ضد سے ہی کام نہ لیں گے تو آپ کو ماننے پڑے گا۔ کہ آپ کو ابوجہل کا قائمقام بن کر بھی کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ کیونکہ آپ پر وہی معنے حجت ہوں گے جو آپ نے خود سمجھے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ہر شخص سے اس کی سمجھ کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔ اور عذاب دینے کے معاملہ میں تو یہ قانون بالکل قطعی ہے؛

(خاکسار۔ مولا بخش بنشنر قادیان)

مختصر کاروائی انجمن معاونین کشمیر سرینگر

۲۰ جون ۱۹۳۴ء انجمن معاونین کشمیر کی جنرل کونسل کا دوسرا سالانہ اجلاس بر مکان واقع فتحکدل متصل مسجد لال الدین منعقد ہوا۔ جو پچاس اصحاب پر مشتمل تھا جنہیں سے دس اصحاب کی ورکنگ کمیٹی منتخب کی گئی۔ اور ذیل کے عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔

پریذیڈنٹ ۔ غلام نبی صاحب گلکار

وائس پریذیڈنٹ ۔ خواجہ صدر الدین صاحب

سکرٹری ۔ محمد امین صاحب قریشی

فنانشل سکرٹری ۔ حبیب اللہ صاحب

پبلسٹی آفیسر ۔ احمد اللہ صاحب

انجمن کے نظم ونسق اور اسے کامیاب بنانے کے لئے بہت سے ریزولیوشنز پاس ہوئے

خاکسار احمد اللہ پبلسٹی آفیسر انجمن معاونین کشمیر۔ سری نگر

طبیہ کالج علی گڑھ

محترم ناظرین۔ دیسی طبوں کو کس مپرسی کے عالم میں دیکھ کر عرصہ سے ان کے ہمدرد حضرات کی خواہش تھی۔ کہ حکومت مثل دیگر علوم وفنون کے ان کی سرپرستی کی جانب بھی توجہ فرمائے چنانچہ مسلسل اور پیہم کوششوں کے بعد اس مقصد میں کامیابی ہوئی۔ اور گورنمنٹ کی جانب سے مختلف مقامات پر طب یونانی اور ایورویدک سکول اور کالج کھولے گئے۔ یونانی طبیہ کالج علی گڑھ میں قائم کیا گیا۔ جس کو ۷ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔

اس قلیل عرصہ میں طبیہ کالج علی گڑھ نے جو نمایاں ترقیاں کی ہیں۔ اور طب یونانی کی جو اہم خدمات انجام دی ہیں۔ ان سے وہی حضرات زیادہ واقف ہیں جو خود کبھی کالج میں تشریف لائے ہیں اور یہاں کے طریقہ تعلیم وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ وہ حضرات بھی یہاں کے نظام تعلیم ومعیار علمی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جن کی نظروں سے طبیہ کالج کے قواعد وضوابط نیز طبیہ کالج میگزین گذر چکے ہیں۔ ورنہ عام درسگاہوں کی مانند اتنی شہرت تو یہ کالج بہت قبل حاصل کر چکا ہے۔ کہ ملک کے تقریباً ہر حصہ سے طلباء یہاں کسب فیض کے لئے آئے۔ اور تحصیل علم طب سے فارغ ہو کر برسر روزگار ہوئے۔

اگر آپ انقلابات زمانہ سے بے خبر نہیں ہیں۔ تو یقیناً یہ تسلیم کریں گے۔ کہ طب یونانی کے طریقہ تعلیم میں دور جدید کے مطابق زبردست تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اور اب ملک میں ایسے اطباء درکار ہیں۔ جو رائج الوقت طریقہ پر لوگوں کی طبی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ یہی لوگ علمی دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اہل نظر حضرات نے بہت پہلے اس امر کو محسوس کر کے میدان عمل میں پیشقدمی کی۔ حقیقتاً یہی وہ ذرائع ہیں۔ جو طب قدیم اور اطباء یونانی کو دوبارہ عروج بخش سکتے ہیں

طبیہ کالج علی گڑھ کا اولین مطمح نظر طب یونانی کی ترقی ہے جس کی تصدیق وتائید یہاں کے علمی معیار اور طریقہ تعلیم سے ہو سکتی ہے۔ یہاں کے تعلیمی مضامین۔ طریقہ تعلیم اور پڑھانیوالے حضرات نیز جملہ امور متعلقہ طبیہ کالج وبورڈنگ ہوس کی بابت طبیہ کالج کا پراسپکٹس ملاحظہ فرمائیے۔ جو پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے مفت دستیاب ہو سکتا ہے۔ آج کل کالج میں سالانہ تعطیل ہے۔ ۱۲ جولائی کو تعطیل کے بعد کالج کھلے گا ۲۵ جولائی سے داخلہ شروع ہوگا۔

طبیہ کالج علی گڑھ میں مندرجہ ذیل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے تشریح۔ معائنہ موتیٰ۔ تشریح موتیٰ۔ افعال مافی البدن۔ علم النباتات علم الطبعیات۔ علم الحیوانات۔ علم الکیمیا۔ کلیات طب۔ حفظان صحت۔ ماہیت الامراض۔ علم الجراثیم۔ مفردات۔ قرابادین۔ اصول علاج۔ نبض بول وبراز۔ سموم۔ قانون شہادت۔ معالجات۔ علم الجراحت تشخیص عمل۔ دایہ گری۔ اکس ریز۔ امراض سمدیہ وبائیہ۔ امراض جلدیہ امراض مخصوصہ مردان وزنان۔ امراض سل ودق۔ امراض اطفال نسخہ نویسی حمیات۔ امراض چشم۔ بحران۔ علم الحیوۃ۔ مطب (آوٹ ڈور وانڈور)

مذکورہ امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر یہ کہا جائے۔ تو بالکل حق بجانب ہوگا۔ کہ طبیہ کالج علی گڑھ اس وقت ملک کے اندر بہترین طبی درسگاہ ہے۔ اور حقیقی معنے میں طب یونانی کی خدمات کا سہرا اس کے سر ہے۔

میری اس تحریر کا مقصد صرف اتنا ہے۔ کہ اگر آپ خود یا اپنے کسی عزیز کی طبی تعلیم کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو پہلے اس پر ضرور غور کر لیجیے۔ کہ طبیہ کالج علی گڑھ سے علم طب کی تحصیل کتنی اشد اور ضروری ہے۔ آپ کا خیر اندیش۔ محمد دین دربار سکرٹری ریاست ٹونک

علاقہ پونچھ میں تبلیغ

درہ شیر خاں علاقہ پونچھ میں ۲۵/۲۶ جیٹھ سمہ ۱۹۹۱ کو مقدم پیر بخش صاحب کے چھوٹے لڑکے میاں الف الدین صاحب کی شادی تھی۔ جس میں احمدیوں و غیر احمدیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اور جلسے کی تجویز کی گئی۔ مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ پونچھ کو بھی شادی میں شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا۔ آپ ۲۴ جیٹھ ۹۱ کو یہاں آگئے۔ اور جلسہ کا انتظام کیا۔ ۲۵ جیٹھ ۱۹۹۱ بوقت ۱۰ بجے شام تقریر کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ زیر صدارت سردار علی اکبر خان صاحب جو درہ شیر خان کے رئیس و نمبردار ہیں ہوا۔ اور مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے فضیلت اسلام و صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دو گھنٹہ تقریر کی۔ آخر میں سوالات کے لئے اعلان کیا گیا۔ لیکن کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ ایک شخص مسمی نظام الدین نے بیعت کی۔

۲۶ جیٹھ ۱۹۹۱ کو جمعہ تھا۔ صبح کو مولوی صاحب نے چند اشخاص کو تبلیغ کی۔ عقائد احمدیت اور دس شرائط بیعت سنائے۔ جس کو پسند کیا گیا۔ جمعہ پڑھا گیا۔ خطبہ مولوی صاحب نے بہت اچھا بیان کیا۔ اس کے بعد براست موضع بھادڑہ تحصیل کوٹلی میں گئی۔ وہاں بھی تقریر کا انتظام کیا گیا۔ مولوی صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انسانی زندگی کے مقصد پر تقریر کی۔

(خاکسار:۔ امام الدین احمدی منصور سولوی سکنہ گوئی)

ایک اشتعال انگیز کتاب

قابلِ توجہ حکومت پنجاب

لاہور سے کسی شخص نے ایک قصہ "یثربی گولہ" کے نام سے شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں انتہاء درجہ کی دریدہ دہنی اور بدزبانی کی گئی ہے۔

مولویوں کے چیلے چانٹے اور دیگر اوباش لوگ اس قصہ کو بازاروں میں پڑھ کر فروخت کرتے پھرتے ہیں۔ احمدیوں کو دیکھ کر انہیں اشتعال دلاتے ہیں۔ اس وضع و قماش کے بعض لوگ امرتسر میں احمدیوں کے گھروں اور دوکانوں کے سامنے اس گالیوں کے پلندے کو پڑھتے پھرتے ہیں۔

ان حالات میں جماعت احمدیہ امرتسر نے ایک قرارداد پاس کر کے گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ اس فتنہ انگیزی کا انسداد کرے۔ ریزولیوشن کے ہمراہ اصل کتاب اور مشتعل کرنے والے فقرات کا انگریزی ترجمہ بھیجا گیا ہے۔ حکومت کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ (نامہ نگار از امرتسر)

لاہور میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ لاہور اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں روز بروز ترقی کر رہی ہے ماہ جون میں کئی پرائیویٹ مناظرے ہو چکے ہیں۔ جن میں سے بازار سمیاں۔ امرت دہارا۔ گدھی شاہو کے محلہ جات کی کامیاب گفتگوئیں قابل ذکر ہیں۔ غیر احمدی علاقوں میں چار مقامات پر پچھلے اور ماہ حال میں جلسے ہوئے ہیں۔ جن کا سامعین پر اچھا اثر رہا۔ اور بعض مقامات کے غیر احمدی معترضین نے مزید تحقیقات کا وعدہ کیا بعض لوگ ہماری مسجد میں آنے لگے ہیں۔ ستاتن دہرم چھاؤنی لاہور (صدر بازار) نے اپنے جلسے میں مذہبی کانفرنس بھی رکھی تھی۔ جس کا موضوع "پیدائش عالم" تھا۔ مولوی شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ نے اس مضمون کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔ ۱۵ جون حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے سیرت الرسول پر مسجد احمدیہ پر تقریر فرمائی۔ (محب الرحمٰن)

نئی قسم کا بیمہ

ہر بیماری کے موقعہ پر اگر معالج کے پاس ہی جانا پڑے یا اس کو بلانا پڑے۔ تو سوچئے کہ کتنا خرچ کتنی تکلیف اور کتنی تشویش ہوتی ہے۔ فی زمانہ معقول آمدنی والے بھی اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس واسطے گھر میں ایسی قابل اعتبار بے ضرر مفید اشیا ضرور رکھنی چاہئیں۔ جو کہ وقت بے وقت یہ کام دے سکیں۔ یہ بات اب سب پر عیاں ہو چکی ہے۔ کہ اگر صرف "امرت دہارا" گھر میں ہمیشہ موجود رکھی جاوے۔ تو ۸۰ فی صدی موقعہ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ آپ کو کسی دوسری دوا کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اسی سے آرام ہو جاویگا۔ لاکھوں عقلمند انسان ہمیشہ اس کو پاس رکھتے ہیں۔ امیر لوگوں کو بھی اس واسطے پاس رکھنی ضروری ہے۔ کہ مان لیا کہ وہ ہر موقعہ پر معالج کو بلا سکتے ہیں خرچ کی ان کو پرواہ نہیں۔ مگر یہ بھی تو ممکن ہے کہ معالج کے پہنچنے تک بیماری تکلیف دہ ثابت ہو یا مہلک ہو جاوے۔ اچانک پیٹ درد۔ قے۔ متلی۔ ہیضہ۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ چوٹ۔ زخم بیسیوں ایسے موقعہ ہو سکتے ہیں۔ کہ سمجھدار امیر بلکہ راجے مہارانیاں سب امرت دہارا کو پاس رکھتی ہیں۔ نقلوں سے بچنا چاہیئے۔ صرف پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی اصلی امرت دہارا پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

امرت دہارا کے علاوہ اگر آپ مندرجہ ذیل چند اور چیزیں ہر وقت گھر میں موجود رکھیں۔ اور وقت ضرورت ان سے بھی کام لیں۔ تو یقینی طور پر ۹۵ فی صدی امراض میں چاہے وہ مردوں یا عورتوں کی بوڑھوں۔ جوانوں بچوں کی ہوں۔ آپ بے وقت کی تکلیف و تشویش و خرچ سے بچ جاویں گے۔ قیمت امرت دہارا ۱۲ فی شیشی نصف فی شیشی ۱۲ نمونہ ۸

وہ ادویات یہ ہیں۔ گندھا رس۔ دست بہ بحش۔ بچے کے واسطے یہ نایاب دوائی ہے۔ پہلی پوڑیہ سے آرام آتا ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ دو آنے۔

امرت دہارا مرہم۔ ہر قسم کے زخموں نیز داد۔ خارش چنبل وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پران داتا:۔ جب ہیضہ سخت صورت اختیار کرلے تو امرت دہارا کے ساتھ اس کو بھی دینا چاہیئے۔ ہیضہ کی رام بان دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱۲

گولی کھانسی:۔ خشک و تر۔ اس کی گولی منہ میں رکھکر چوسنے سے فوراً فائدہ ہونا شروع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ نمونہ ۲

خرماکی:۔ نزلہ و زکام کے واسطے بہت مفید چیز ہے۔ دو تین دن میں قطعی آرام آجاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنے۔

اناری:۔ بچوں یا بڑوں کی آنکھ دکھتی ہو۔ اس کو گھس کر لگانے سے درد۔ سرخی۔ جلن۔ سب جاتی رہتی ہے قیمت ۸

شول وٹی:۔ درد پیٹ کے واسطے اچھی دوائی ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنے۔

کالکرست:۔ بچوں کی تقریباً کل امراض کیواسطے اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ۸۰ فیصدی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ قیمت ۸ فی شیشی سب ادویات منیجر امرت دہارا ۱۳ لاہور کے پتہ سے منگوائی جاسکتی ہیں

نئی قسم کا بیمہ اس کے ساتھ یہ کیا جاتا ہے۔ کہ سال بھر میں بھی اگر ان ادویات میں سے کوئی آپ کے برتنے میں نہ آوے۔ بند ہی پڑی رہے۔ تو اس کی بجائے دوسری دوائی اتنی ہی قیمت میں منیجر امرت دہارا کو لکھنے سے مل جاوے گی۔

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

بے اولادوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج مالک دواخانہ رحمانی نے استادی المکرم حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ محافظ اٹھرا گولیاں مولانا استادی المکرم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھئے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک نوٹ:۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہذا اہتمام اور دیر صحیح اور کامل اور پوری احتیاط اور خاص طبی طریق سے تیار کیجاتی ہیں۔ **عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب**

گُکرے! گُکرے! گُکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے۔ بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے۔ سب سے بڑھکر اس مرض کیلئے علاج سرمہ نورانی ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دیجائیگی ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھایئے سرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا اور جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک کے ۱/ کا ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمایئے

دلکشا منجن دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے قیمت فی شیشی

دلکشا ہیر آئل بالوں کے لئے ازبس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۹ اونس کی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کنارسی روز عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ تین شیشیاں للعہ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمایئے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے پاس پہونچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو معہ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۲۵ جولائی ۳۴ء پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہیئے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائیگی۔ قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔ (پرنسپل طبیہ کالج)

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول عہ صرف

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ۔ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی۔ یعنی خراس چارہ کترنے کی مشینیں۔ کلورلر۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ۔ پنجاب

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریگگنائیزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ کورس ایک سال پراسپکٹس مفت

مینجر

ایک ڈاکٹر اور کلرکوں کی ضرورت

سی۔ پی کے ایک مقام پر ایک میڈیکل افسر کی جو کہ اسسٹنٹ سرجن ہوں۔ ضرورت ہے۔ (۲) اسی مقام پر کچھ کلرکوں۔ اور ایک ٹائپسٹ کی بھی ضرورت ہے۔ ضرورتمند اپنی درخواستیں دو آنے کے ٹکٹ کے ساتھ فوراً امور عامہ میں بھیجدیں۔ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی سفارش علیحدہ کاغذ پر ساتھ ہو۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت کشمیر نے سری نگر سے ۲۸ جون کی اطلاع کے مطابق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات کے ماتحت ۱۰ اپریل ۱۹۳۲ء سے ۲۸ فروری ۱۹۳۷ء کے درمیانی عرصہ کے سرکاری محکموں کے متعلق گوشوارے گورنمنٹ گزٹ میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں اس عرصہ میں جو تقرریاں مستقل یا عارضی ہوئی تھیں وہ بھی شائع کر دی گئی ہیں۔ اس دو سال کے عرصہ میں گو کساد بازاری کا دورہ دورہ تھا۔ تاہم مختلف گریڈ کی ۱۶ گزیٹڈ ملازمتوں ۱۲۹ نان گزیٹڈ ملازمتوں اور ۹۹ ادنیٰ ملازمتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی بڑھا دی گئی۔

شاہ افغانستان ظاہر شاہ نے پشاور سے ۲۸ جون کی اطلاع کے مطابق کابل میں پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ ملک کی تعلیمی اور کاروباری رفتار بہت حد تک اطمینان بخش ہے۔ اقتصادی اور صنعتی امور بھی روبہ ترقی ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ایک مدت قلیل میں ملک مالا مال ہو جائے گا۔

چوہدری عبدالعزیز بیکووالیہ جو احراریوں کا سرغنہ ہے۔ کپورتھلہ سے ۲۸ جون کی اطلاع کے مطابق اس کے دو بھائیوں چوہدری عبدالرشید مجسٹریٹ اور چوہدری عزیز احمد کپتان کو اس بنا پر ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ کہ جس وقت چوہدری عبدالعزیز نے اپنے گزشتہ اعمال کے متعلق مہاراجہ بہادر سے معافی طلب کی تھی۔ تو ان دونوں بھائیوں نے اپنے بھائی کے متعلق ضمانت دی تھی۔ کہ وہ پُر امن رہے گا۔

تاجدار ایران اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی معیت میں ۲۷ جون کو استنبول پہنچے پانچ لاکھ ترکوں نے استنبول کی تمام ایرانی آبادی کے ساتھ جو دس ہزار پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ حضرت تاجدار ایران کا پُر جوش استقبال کیا۔

قرضہ بل شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یہ کمیٹی تیرہ ارکان پر مشتمل ہے۔

پنجاب کونسل میں ۲۸ جون کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا۔ کہ حکومت کسی اخبار کو مالی امداد نہیں دے رہی۔ ۱۹۳۲ء میں پنجاب میں روزانہ اخبارات کی تعداد ۳۵ تھی۔ لیکن ۱۹۳۶ء میں یہ تعداد ۵۱ تک پہنچ گئی۔

دہلی یونیورسٹی کے رجسٹرار نے ایل ایل بی کے ایک طالب علم ظہیر الاسلام کو دو سال کے لئے ہندوستان کی ہر یونیورسٹی میں شرکت سے بایں وجہ محروم کر دیا ہے کہ امیدوار مذکور نے ۱۹۳۷ء کے امتحان میں ناجائز ذرائع سے کام لینے کی کوشش کی۔

مسٹر جیکر نے ۲۹ جون کو بمبئی میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس جو اعداد ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان میں روزانہ تیس ہندو بیوائیں اسلام قبول کرتی ہیں۔

کپورتھلہ سے ۲۸ جون کی اطلاع ہے۔ کہ ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ایک مجسٹریٹ اور ایک سو پولیس کے سپاہی اس غرض سے جالندھر پہنچے ہیں۔ کہ وہ احراری جتھوں کے راستوں کو بند کر دیں۔

میجر کوٹھاوالا کی جگہ مسٹر جے ڈی ٹون اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب کو چھ ماہ کے لئے ریاست کپورتھلہ میں انسپکٹر جنرل پولیس بنا کر اس شرط پر بھیجا گیا ہے۔ کہ انہیں ہر قسم کی آزادیٔ عمل حاصل ہوگی۔ اور اگر انہوں نے ریاست کے مفاد میں کوئی اقدام کیا۔ تو ان سے باز پرس نہیں کی جائیگی۔

مسز سروجنی نائیڈو نے گاندھی جی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ یکم اگست سے کم از کم چھ ماہ کے لئے ہندوستان کا دورہ کر کے فرقہ وار اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

شملہ سے ۲۸ جون کی اطلاع ہے کہ پنجاب کونسل میں ایک قلیل المیعاد سوال کے نوٹس کے ذریعہ سردار حبیب اللہ نے پوچھا۔ کہ سر سکندر حیات خاں کی جگہ ایک یوروپین کا تقرر عمل میں کیوں لایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کے سراسر خلاف ہے۔ مسٹر بائلٹ نے کہا۔ کہ موجودہ انتظام ایک نہایت قلیل عرصہ کے لئے ہے۔ گورنر باجلاس کا یہ ہرگز ارادہ نہیں۔ کہ اس کو آئندہ کے لئے نمونہ بنایا جائے۔

نواب صاحب رامپور کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہ اور ان کی بیگم صاحبہ ماہ جولائی میں شمالی امریکہ کی طویل سیاحت پر روانہ ہوں گے۔ اختتام اگست پر انگلستان واپس آئیں گے۔ اور ماہ اکتوبر میں ہندوستان پہنچیں گے۔

مسز برج مدناپور کے مقتول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی بیوہ کو ۲۷ جون ملک معظم نے قصر بکنگھم میں بلا کر قیصر ہند کا اول درجہ کا تمغہ دیا۔

اخبار ”ایوننگ نیوز“ بمبئی نے اپنے نامہ نگار کی اطلاع پر یہ خبر شائع کی ہے کہ ۲۹ جون پونہ اور بمبئی کے درمیان گاندھی جی کی گاڑی کو ایک ایسی جگہ پٹڑی سے گرانے کی کوشش کی گئی۔ جس کے بالکل قریب دریائے اندرانی موجیں مار رہا تھا۔ لیکن خوش قسمتی سے ریلوے ملازمین کی بروقت نگرانی سے یہ حادثہ ظہور میں نہ آیا۔

کراچی کے کرنسی آفس سے ۱۴۱ ہزار روپیہ کے کرنسی نوٹوں کی جو چوری ہوئی تھی۔ اس کے سلسلہ میں کانپور میں ۲۷ جون کو ایک یوروپین کو کرنسی آفس میں اسی قسم کا ایک نوٹ پیش کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تلاشی لینے پر اس کے قبضہ سے ۴۳ ہزار روپے کے نوٹ برآمد ہوئے۔ پولیس نے کنٹرولر آف کرنسی کلکتہ سے اجازت لے کر ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔

خودکشی کی وارداتوں کے متعلق پنجاب کونسل کے ۲۷ جون کے اجلاس میں بتایا گیا۔ کہ ۱۹۲۹ء سے لے کر ۱۹۳۶ء تک ۶۲۰ وارداتیں ہوئیں۔

اخبارات و رسائل کے متعلق ۲۷ جون کو پنجاب کونسل میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ صوبہ پنجاب میں ۵۹۷ اخبارات و رسائل شائع ہوتے ہیں

شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ برما اور چین کے درمیان حد بندی پر شدید اختلافات رونما ہو گیا ہے۔ اور اس بارے میں حکومت چین اور حکومت ہند کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔

جالندھر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جب سے کپورتھلہ ایجی ٹیشن کو روکنے کے لئے قانون کا نفاذ کیا گیا ہے۔ اس وقت سے صورت حالات میں خاطر خواہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ نہ تو کسی جتھہ نے حدود ریاست میں داخل ہونے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آپ بحالیٔ صحت کے لئے کینیڈا جا رہے ہیں۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یکم جون تک امریکہ میں بے کاروں کی تعداد ایک کروڑ کے قریب تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اقتصادی بحالی کی رفتار نہایت سست ہے اور صنعت و حرفت کے کارخانوں کے مالک اس قومی سوال پر پوری طرح توجہ مرکوز نہیں کر رہے۔

قندھار اور ہرات کے درمیان ذرائع آمد و رفت ہیں . . .

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی